رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ حقیقۃ الوحی ۶۵

جلد ۳ | ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء | یکشنبہ | مطابق ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۵۳

Digtized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمدللہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے
خاندانِ رسالت میں بھی خیریت ہے

ترجمۃ القرآن کا کام بسرگرمی جاری ہے۔ حضرت آپ بھی برابر باقاعدہ شرکت فرماتے ہیں اور بیچ میں نمازوں وغیرہ کے لئے اٹھنے کے علاوہ رات کے دس گیارہ بجے تک بیٹھے ہوئے کام کرتے رہتے ہیں +

خواجہ صاحب کی اس تحدی کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی مخالف نے ساحر نہیں کہا۔ حضرت خلیفہ برحق فضل عمر ایدہ اللہ نے نہایت برجستہ و مسکت جواب لکھا ہے جو ۲۲۔ اکتوبر کو چھپکر طیار ہو گیا اور انشاء اللہ صبح شام میں احباب تک پہنچ جائیگا حضور نے اسے لکھ کر پہلے قادیانی احباب کو مسجد مبارک میں سنا دیا تھا +

۲۱۔ اکتوبر کو میاں محمد حسن صاحب واعظ ضلع گورداسپور میں بغرض تبلیغ اور کھالوں کی قیمت وصول کرنے کے لئے گئے ہیں گورداسپور کا دورہ ختم کرنے کے بعد جالندھر اور ہوشیارپور کے ضلع میں جائینگے اور دونوں کام انجام دینگے انشاء اللہ مقامی احباب سے امید ہے کہ انکے کام میں ہاتھ بٹانے سے دریغ نہ فرمائیں گے +

۲۱۔ اکتوبر کو مکرم جناب ابو الہاشم خاں چودھری ایم اے نے حضرت اقدس ایدہ اللہ سے بعد نماز ظہر قرآن کریم شروع کیا حضرت نے بسم اللہ سے شروع کر کے الٓمٓ تک نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔ امید ہے کہ یہ درس جج صاحب کے لئے جاری رہیگا انشاء اللہ +

آمد مہماناں مکرم جناب محمد حسین صاحب بی اے جج کانپور مع اہل و عیال دار الامان میں آگئے ہیں اور اپنی رخصت کا ایک حصہ حضرت فضل عمر کی صحبت میں گزارنا چاہتے ہیں۔ برادر فخر الدین صاحب منتظم رسالہ شتراں لاہور سے۔ مرزا اشرف بیگ صاحب چندیری ضلع مظفر نگر سے + دلاور شاہ صاحب لاہور سے +

اخبار احمدیہ

رہتاس (جہلم) سے میاں غلام حسین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ بندہ حسب توفیق لوگوں کو کلمہ حق پہنچاتا رہتا ہے۔ انہی دنوں کا ذکر ہے کہ غیر احمدیوں کے ایک بڑے مجمع میں خاکسار نے تبلیغ شروع کی۔ اور لوگوں کو بتایا کہ جو مسیح اور مہدی آخر زمان آنا تھا وہ قادیان میں آچکا۔ اور اب کوئی آسمان سے نازل نہیں ہوگا۔

"سر کو پیٹو! آسماں سے اب کوئی آتا نہیں"

جس کا حاضرین پر بفضل خدا اچھا اثر ہوا۔ پھر وفات مسیح اور ختم نبوت کے مسائل کو وضاحت سے بتایا +

جہلم سے مکرم مولوی حافظ غلام رسول صاحب مبلغ تحریر فرماتے ہیں ۱۷۔ اکتوبر کو گجرات میں اللہ تعالیٰ نے ایک تقریب پر تبلیغ کا موقع دیا۔ موافق و مخالف زن و مرد کی کافی تعداد تھی۔ لوگ نہایت امن سے سنتے رہے۔ بعد ختم تقریر ایک شخص نے حضرت

مسیح موعودؑ کے متعلق تذکرہ ہوگیا۔ انھوں نے کہا کہ میں مرزا صاحب کو ایک مومن اور مقدس انسان سمجھتا ہوں تو اسپر میں نے کہا کہ آپ دعوائے مسیحیت اور مہدویت میں آپؑ کو صادق مانتے ہیں یا نہیں تو انھوں نے بھری مجلس میں آپکی صداقت کا اقرار کیا جس کا حاضرین پر بفضلہ بہت اچھا اثر ہوا۔ اور ایک شخص نے بیعت کا وعدہ بھی کیا +

برہمن بڑیہ سے سید محمد عبدالواحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے حتی الامکان کوشش کیجاتی ہے خدا کے فضل سے لوگ سلسلہ کیطرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مفصلات میں فی الحال بوجہ پانی کی کثرت کے جانا ذرا مشکل ہے۔ انشاء اللہ العزیز بندہ عید اضحٰے کے بعد لمبے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوجائے گا +

احمد نگر تحصیل وزیر آباد سے منشی غلام حسین صاحب پٹواری حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ میں بوجہ عدیم الفرصت ہونے کے خود تبلیغ کے کام میں زیادہ حصہ نہیں لے سکتا۔ لیکن اشتہار اور ٹریکٹ وغیرہ لوگوں میں تقسیم کرتا رہتا ہوں۔ اگر حضور کی مرضی ہو تو مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی کو تبلیغ کے لئے جلسہ سالانہ کے بعد یہاں بھیجدیا جائے کیونکہ خداتعالیٰ نے انکے وعظ میں بڑا اثر بخشا ہے اسپر حضور نے لکھوایا کہ جلسہ کے بعد ہم انشاء اللہ کسی کو بھیجدینگے +

علیگڈھ سے برادر نورالحسن صاحب لکھتے ہیں کہ ریاست ٹونک کے ایک تاجر کو بطور تبلیغ ایک کتاب دیگئی تھی۔ وہ اسے پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ مزید غور کے بعد انشاء اللہ داخل سلسلہ ہوکر خود تبلیغ کا کام کرونگا۔ خدائے تعالیٰ توفیق دے +

بے ہالی ضلع گورداسپور سے منشی جھنڈے خانصاحب مصنف چمکا محمدی لکھتے ہیں کہ میں قادیان سے بٹالہ کو جارہا تھا راستہ میں مجھے خیال آیا کہ خواجہ صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ مرزا صاحب کو کسی نے ساحر یا جادوگر نہیں کہا سوچتے سوچتے اللہ تعالیٰ نے میرے دلمیں یہ ڈالا کہ تذکرۃ المہدی کو کھولکر دیکھو اسمیں ایک مخالف مولوی نے حضرت اقدسؑ کو جادوگر کہا ہے جب کتاب دیکھی گئی تو صـ۱۸۹ تا صـ۱۹۰ میں لکھا ہوا پایا:-

"اور ایک بولا لے میاں یہ کیا ہوا اور مولوی صاحب نے یہ کیا حماقت کی کہ مرزا صاحب کے ساتھ چل گئے دوسرا مرزا جادوگر ہے خبر نہیں کیا جادو کردیا ہوگا" صـ۱۹۰

خبریں

واقعات جنگ

بلقان کے میدان جنگ سے متعلق ۱۹۔اکتوبر کی تار خبر ہے کہ دشمن سربین خط مصاف کو توڑنے میں ناکام رہا اور ۲ ہزار قیدی چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ اس شکست میں بلغاری بھی شریک تھے۔ کولون گزٹ کا ایک نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ سرویہ کا پہاڑی علاقہ حملہ آوروں کے لئے بڑی بھاری مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ سرویوں کے پاس اونچی جگہ پر عمدہ عمدہ مورچے ہیں جنپر وہ بہت عرصہ تک قدم جمائے رہ سکتے ہیں۔ گھاٹیوں کے رستے خراب ہیں مگر جرمن آگے بڑھنے میں کامیاب ہوگئے ہیں +

شملہ کا پیام برقی (۱۹۔اکتوبر) مظہر ہے کہ حضور وائسرائے کو صاحب وزیرہند سے اطلاعات ذیل موصول ہوئیں۔ فرانسیس اور روسی دونو کسی قدر آگے بڑھ گئے ہیں۔ فرنچ سپاہ نے ایک بلندی اور قلعہ ووسگس پر پھر قبضہ کرلیا ہے۔ اور اپنے مورچے بڑھالئے ہیں۔ سوشیز وغیرہ میں انھوں نے غنیم کے زوردار حملے بھی پسپا کئے۔ شاپیین میں خصوصاً ٹاہیور کے قریب دوطرفہ شدید گولہ باری ہوئی۔ فرنچ طیاروں نے دو جگہ گولہ باری کی۔ روسی کہتے ہیں کہ ریگا سے ۲۱ میل جنوب کو شدید لڑائی ہوئی۔ ڈوینسک کے شمال مغرب میں دشمن کے مسلسل حملے پسپا کئے گئے۔ علاقہ جھیل میں جنوب کیطرف روسی آگے بڑھ گئے ہیں اور سٹائر پر انھوں نے کئی خندقیں لے لی ہیں۔ جرمن ادعا کرتے ہیں کہ بلغراد کے جنوب کی پہاڑیاں انکے قبضہ میں آگئی ہیں۔ سلانیک کی ایک خبر ہے کہ افواج متحدہ سرویہ میں بڑھتی چلی آرہی ہیں +

ریوٹر کی تار خبروں (۱۹۔اکتوبر) سے پایا جاتا ہے کہ بحیرہ روم میں ایک فرنچ سٹیمر غرق ہوگیا۔ تارپیڈو لگنے سے۔ پچاس آدمی ڈوبے۔ تیس گھایل ہوئے۔ غنیم کی آبدوز کشتی نے بلا اطلاع فیر کئے۔ جب چالیس سے زیادہ شیل آنکر لگ چکے تب اہل کشتی اور مسافر کشتیوں میں جانے لگے۔ ۲۶ جرمن ٹرالر جنمیں کئی جدید دخانی کشتیاں بھی ہیں گرفتار ہوکر گرمزبی میں لائے گئے۔ پچھلے پندرھواڑہ کے اندر بحیرہ شمالی میں تین کامیاب برٹش تاختیں ہوئیں +

پیرس کا مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ فرنچ توپخانوں نے تمام محاذ پر نہایت کارگر آتشبازی کی۔ سوشین کے مشرق میں جرمنوں کے تین حملے کامل طور پر پسپا کردیئے گئے۔ وردن کے شمال کیجانب بھی ہر جگہ دشمن کی نقل و حرکت روکدی گئی۔ بعض مقامات پر شدید گولہ باری ہوئی +

روسی مراسلہ سرکاری مورخہ ۱۹۔اکتوبر میں مزید روسی کامیابیوں کا ذکر ہے جنمیں سارے محاذ پر کئی جگہ روسیوں نے متعدد دیہات پر قبضہ کیا۔ ۳ ہزار قیدی اور بہت سی کلدار توپیں بھی گرفتار کیں۔ یہ لڑائی نہایت خونریز تھی۔ جرمن بہ نقصان کثیر اپنے مورچوں سے ہٹادیئے گئے +

اٹلی نے بھی ۱۹۔اکتوبر کو بلغاریہ کے خلاف اعلان جنگ کردیا مسٹر پیرز وزیر مدافعت نے بیان کیا کہ اگر بلقان میں زیادہ کامیابی کے ساتھ مقابلہ کی ضرورت پڑی تو آسٹریلیا بھی دل و جان سے مدد دینے کو طیار ہوگا خواہ اسے بریگیڈ پر بریگیڈ ہی کیوں نہ بھیجنے پڑیں +

قسط العمارہ پر ۲۷۔ستمبر کو ترکوں سے جو لڑائی ہوئی اسکے مفصل حالات ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہوئے ہیں جنمیں لکھا ہے کہ اس معرکہ میں دس ہزار ترکی فوج باقاعدہ سپہ سالار نورالدین کے زیر کمان لڑتی تھی۔ ۳۵ توپیں تھیں اور بہت سی بیقاعدہ عرب جمیعت بھی تھی +

مانٹی نگرو کے تمام محاذ پر آسٹریوں نے ۱۵۔اکتوبر کو حملہ شروع کردیا تھا۔ انھوں نے تین جگہ دریائے ڈرینا کو عبور کرکے باشندگان مانٹی نگرو پر حملہ آور ہونیکی کوشش کی مگر ہر جگہ سے بہ نقصان کثیر پسپا کئے گئے +

سرویہ نے بھی بلغاریوں کی یورش سے مجبور ہوکر بالآخر بلغاریہ کے خلاف دھاوا بولدیا ہے +

برطانیہ عظمٰی نے ۱۶۔اکتوبر کو اعلان کیا کہ بلغاریہ کے ساتھ جنگ کی حالت ہوگئی ہے +

فرانس نے بھی ۱۷۔اکتوبر کو بلغاریہ پر اعلان جنگ کردیا +

ایک برٹش آبدوز نے بحیرہ بالٹک میں دو جرمن تباہ کن کشتیاں غرق کردیں اور جرمن دستوں کو دوبار بھگایا +

سفیر سویڈن متعینہ لنڈن کو اپنی گورنمنٹ سے یہ باز پرس کرنیکی ہدایت ہوئی کہ برٹش آبدوز نے بحیرہ بالٹک میں ہماری غیر جانبداری کو کیوں توڑا؟ ڈنمارک والوں کا بیان ہے کہ بحیرہ مذکور میں جرمنی کا

دیکھو صفحہ ۸ کالم ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء

ہمیں پاک مذاق کے آدمی چاہیئیں

اسمیں شک نہیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ایک خالص مذہبی جماعت ہے اور اسکے قیام کی اغراض زیادہ تر اسی قبیل کی ہوسکتی ہیں کہ دنیا میں خدا پرستی پھیلے۔ مسیح موعودؑ میں ہو کر اسلام کی تجدید اور اس کا احیاء ہو۔ دین الحق کی تبلیغ و اشاعت کے وسائل پائدار و مستقل بنیاد اور وسیع پیمانہ پر اختیار کئے جائیں اور چار دانگ عالم میں ادیانِ باطلہ پر اسکی حجت تمام کی جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن چونکہ دنیا ایک ایسا مقام ہے جہاں باوجود چندروزہ و عارضی قیام ہونے کے انسانی زندگی کے ساتھ طرح طرح کی بیشمار ضرورتیں لگی ہوئی ہیں۔ اسمیں جیسے کوئی فرد بنی نوع جوارح ظاہری کے لحاظ سے وجودِ کامل نہیں کہلا سکتا تاوقتیکہ اسکے ہاتھ پاؤں آنکھ ناک غرض تمام اعضاء جسمانی صحیح و سالم موجود نہوں۔ اسی طرح کوئی جماعت من حیث القوم اس احتیاج سے مستغنی نہیں ہوسکتی کہ اسمیں ہر درجہ ہر طبقہ ہر فن ہر مذاق کے لوگ موجود ہوں۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا چونکہ یہ قوم خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں ایک پاک تبدیلی کرنے کے لئے کھڑی کی ہے جو انشاء اللہ دنیا کو دکھادیگی کہ صفحہ روزگار پر گم گشتہ متاع تقوئی کیونکر ازسرِ نو بحال ہوجاتی ہے اور انشاء اللہ دکھادیگی کہ اپنے خالق و مالک سے صلح کرکے اسکے برگزیدہ فرستادوں پر ایمان لانے اور اسکی پاک مرضی پر قدم مار کر فلاح پانے والی قومیں ایسی ہوتی ہیں۔ غرض چونکہ احمدیت کو بفضل خدا پاک اغراض کے سوائے کسی قسم کی لغویات سے تو کچھ واسطہ ہی نہیں۔ اس لئے کسی بدبین نکتہ چیں کو یہ طنز کرنیکی گنجایش نہیں ہوسکتی کہ اچھا جب آپ کو ہر فن ہر مذاق کے آدمیوں کی ضرورت ہے تو پھر عیاش بدکار۔ مکار فریبی بدوضع بدقماش بھی تم میں ہونے چاہیئیں معاذ اللہ منہا ۔

پس ہر فن ہر مذاق کے آدمیوں سے ہماری مراد وہ لوگ ہیں جو اس دار العمل میں جمیع اقسام کی جائز تدابیرِ فلاح سے آگاہی اور اُن سے تمتع اُٹھا سکنے کی قابلیت رکھنے والے ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد میں تمام اوصاف و کمالات مجتمع ہوں۔ نہ یہ لازمی ہے کہ ہر شخص صرف ایک ہی علم و فن میں دستگاہ پیدا کرے مگر جس شعبۂ ہنر وری پر ہاتھ ڈالے اسمیں لازماً فردِ کامل ہی بنکر دکھلادے۔ بلکہ جائز ہوگا کہ جس کسی کو جس کام سے مناسبت ہو اسمیں خاص قابلیت و مہارت پیدا کرکے بقدرِ ضرورت تھوڑی تھوڑی واقفیت دیگر علوم و فنون سے بھی پیدا کرلے کہ داشتہ آید بکار۔ لیکن جماعت میں ہر مفید و بابرکت علم و فن کے جاننے والوں کا ہونا اور کم و بیش ہر فرد کو ضروریاتِ وقت سے باخبر رہنا بہرحال ازبس محتاج الیہ ہے ۔

جب ہم اس دنیا میں بستے اور خلق اللہ سے طرح طرح کے تعلقات رکھتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہمیں **اصول تہذیب وتمدن** سے بھی آگاہی حاصل ہو۔ جب دیگر اہل دنیا تو الگ رہے خود ہم سب کے سب فرشتے یا فرشتہ سیرت انسان نہیں ہوسکتے اور یقینی بات ہے کہ وقتاً فوقتاً باہمی معاملات میں قسم قسم کی اُلجھنیں پیچیدگیاں اور تنازعات و اختلافات پیدا ہوں۔ تو ضروری ٹھہرا کہ ہم میں صائب الرائے۔ معاملہ فہم۔ **قانون دان** اور شریعت آگاہ حضرات بھی ہر جگہ بقدرِ حاجت موجود ہوں۔ مخالفین اسلام یا معاندین سلسلۂ حقہ کے ساتھ مقابلہ اس جماعت کا ایک اہم کاروبارِ روز مرہ سمجھو۔ لہذا اپنے مذہب کے کما حقہ واقفیت۔ دیگر ادیان کی بہت کچھ معلومات اور **فن مناظرہ** کی مہارت رکھنے والے بھی لازماً ایک معقول تعداد میں ہونے چاہیئیں۔ پھر جماعت کی روز افزوں ضروریات متقاضی ہیں کہ ہمارے بھائیوں میں کچھ حصہ **کاروبار تجارت** سے بھی دلچسپی اور مناسبت نیز اس کا تجربہ و واقفیت رکھتا ہو۔ علاوہ ازیں موجودہ اور آیندہ نسل کی **تعلیم وتربیت** تو گویا اس زمانہ کا اہمترین مسئلہ ہے اسواسطے اس مذاق کے لوگوں کا ہونا بھی نہایت ضروری ہوا۔ محققانہ طبیعت۔ فلسفیانہ مزاج اور **لٹریری مذاق** رکھنے کی اگرچہ یہ تُرا افکار زمانہ کسی کو مہلت نہیں دیتا لیکن جب بلحاظ تعداد ہم سے صدہا بلکہ ہزارہا گنے مخالفین میں کم و بیش اس طبیعت کے لوگ بھی کہیں نہ کہیں نکل ہی آتے اور وہ آخر اپنے مذاق کے مطابق ہی ہم پر حملہ آور ہوسکتے اور ہوتے ہیں۔ تو ہمارے لئے بھی ایک اچھی چارہ کار یہ ہوگا کہ انکے حملوں کا اسی راہ اور انہی ہتھیاروں سے اندفاع کریں جن سے دشمن ہم پر وار کرتا ہے۔ ہمارا یہ پختہ خیال ہے کہ **خشک منطق** اور لفاظی و حجت بازی حقیقت کی جانب بہت ہی کم رہنمائی کرتی ہے اور موجب فلاح و نجات تو شائد ہی کسی خوش نصیب کے حق میں ہوجاتی ہو لیکن چونکہ اعدائے دین میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا بھی موجود ہے جو مدارِ مذہب اسی کو سمجھتا ہے۔ لہذا ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے بھائی بھی رُوحانیت اور شعار تقوئی و طہارت سے معاذ اللہ بے پروا رہ کر اپنے مدِ مقابل کی تقلید میں نری باتیں بنا لینے کو ہی اپنا فرض سمجھ بیٹھیں۔ نہیں بلکہ اس طبقہ کا مقابلہ کرنے کو ہم میں سے جو دست میدان میں آئیں اُن کو چاہیئے کہ زبانی جمع خرچ میں بھی دشمن کا گھر پورا کردینے کو بخوبی مستعد ہوں لیکن ساتھ ہی رُوحانیت اور تقوئے و طہارت کے زبردست اسباب فتح ونصرت سے بھی لازماً مسلح ہوں ۔

ہاں ایک بڑا **ضروری شعبۂ ہنروری** رہا جاتا ہے جسے ظاہربین اور اسباب پرست دنیا کمالِ بے ہنری سے تعبیر کرتی ہے۔ وہ کیا ہے ؟ یہ وہ وصف خاص ہے جسکے اہل ہماری جماعت میں تو اب بھی بفضل خدا بہتیرے ہونگے لیکن لشکرِ حریف میں آپ یہ خانہ بفضل خدا خالی ہی پائینگے۔ دینِ حق کے عشاق میں ایک طبقہ "**اکثر اہل الجنتہ البلہ**" کا بھی ہوتا ہے۔ جنکی فطرتیں نہایت سیدھی سادی جنکے سینے اور قلب بالکل صاف طبائع محض خدا رسولؐ کی باتوں سے ذوق رکھنے والی ہوتی ہیں۔ لوگ انہیں سادہ ہی نہیں بلکہ سادہ لوح یعنے احمق شمار کرتے ہیں۔ دنیا کے محب صرف طراری و مطلب ہوشیاری کو ذریعہ فلاح و مدارِ نجات قرار دیکر ان غریبوں کو بالکل ناکارہ و بے سود خیال کرتے ہیں ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بحکم ضرورت و مجبوری دنیا کے دھندوں میں بھی حصہ لیتے ہیں بگر **دل بیار و دست بکار** کے مصداق۔ پر بعض تو بالکل ہی اس گوں کے نہیں ہوتے۔ ان بیچاروں کو تدابیرِ ظاہری میں کوئی تجربہ و دستگاہ نہیں ہوتی مگر دین کی نصرت میں انکی دعائیں تیر بہدف ہوتیں

اور انکے زندہ نمونے ایک سحر کار جذب و کشش اپنے اندر رکھتے ہیں۔ وہ دین وملت کی قابل رحم حالت کے وقت دریائے رحمتِ باری کو جوش میں لانے کے لئے بارگاہِ رب العزت میں بمصداق "فقیر کی صورت سوال" سراپا التجا اور مجسم طلبِ رحم ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی چونکہ یہ ایک بڑی کشمکش اور سخت آزمایش کا زمانہ ہے اور ہماری جماعت محض شعار اسلام کو دُنیا میں از سر نو زندہ و تازہ کرنیکے لئے قائم ہوئی ہے اسواسطے ہم میں سے جو بھائی اس رنگ سے رنگین ہوں۔ آج انپر بھی لازم ہے کہ خدائے تعالےٰ کے پیدا کردہ اسباب ظاہری کو معطل نہ چھوڑیں اور خدمت اسلام میں جو کچھ بھی اُن سے بن پڑے مولا کریم کے آسرے پر دُھن لگائے تن سے من سے دھن سے اپنا کام کئے جائیں یوں تو خدا خود بھی علیمٌ بذات الصدور اور "علٰی کل شئٍ قدیر" ہے۔ لیکن "ادعونی استجب لکم" کی تعلیم بھی تو آخر بے حکمت نہیں دیگئی۔ اسکی تعمیل میں کم از کم فرمانبرداری کا ثواب تو کہیں گیا ہی نہیں +

خیر غرض یہ کہ اسی طرح بلحاظ اختلاف طبائع اور اختلاف حالات کے مفید و کار آمد وجودوں کی بہت سی اقسام ہوسکتی ہیں اور وہ سب قسمیں ہم میں بھی ہونی چاہئیں لیکن ایک خاص بات ایسی ہے جسے مومن کے کیرکٹر کا **جزو لاینفک** کہسکتے ہیں وہ بھی بطور شئے مشترک ہر درجہ ہر طبقہ ہر فن ہر مذاق کے احمدی میں لازماً ہونی چاہیئے۔ وہ کیا؟ اعلائے کلمۃ اللہ کی سچی تڑپ جو لاف گزاف سے نہیں بلکہ دینداری و خداترسی کا **عملی نمونہ** بنکر پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین +

پیارے بھائیو! یہ ناچیز معروضات باوجود کسی قدر طول کھینچ جانے کے در اصل ایک بسیط مضمون کی تمہید ہیں جسمیں اسبات پر سیر کن بحث ہونے کی ضرورت ہے کہ **ہماری تعلیمی پالیسی** کیا ہونی چاہیئے؟ جبکہ احمدی جماعت کو اُنہی ہیجان خیز دقتوں کا سامنا ہونے لگا ہے جو **اندھا دُھند تعلیم** و تدریس مروجہ کے سبب دیگر اقوام کو پیش آچکی اور آرہی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے توفیق دی تو ہم اسپر انشاء اللہ کسی وقت قلم اُٹھائینگے ہمارے احباب کو بھی ایسے معاملات میں دلچسپی لینی چاہیئے +

تم نے اپنا کام کر لیا؟

خدا تعالےٰ جب کسی کو متاع دنیوی سے مالا مال کرتا ہے تو آسمان سے روپے اشرفیوں کے توڑے اور تھیلیاں نہیں برسا کرتیں۔ یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسکے دل میں سعی و جد کی تحریک ہوتی۔ وہ اسپر کاربند ہوتا اور رعایت اسباب کو ملحوظ رکھکر سنت اللہ سے فائدہ اُٹھانے کی اپنے امکان بھر کوشش کرتا ہے جسمیں بعض اوقات بطریق آزمایش و امتحان ابتداءً ناکامی بھی ہوتی ہے اور اکثر کامیابی و بامرادی بھی۔ یہی حال دینی کاموں کا ہے۔ رضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے بھی اس رحمٰن نے کچھ اصول و آئین بتلا دیئے ہیں جنکی تفصیلات سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ ہماری جماعت خدا کے فضل کرم سے کروڑہا مخلوق کا وہ خلاصہ ہے جسے "آخرین منھم" فرما کر صحابہ کرام کے ہمرنگ قرار دیا گیا ہے۔ ہم شرمندہ ہیں کہ کس منہ سے اُن نفوس قدسیہ کیساتھ پہلو بہ پہلو کھڑا ہونیکی جرأت کریں؟ یہ سچ ہے کہ زمانہ بہت پُر فتن ہے۔ خداترسی و حق پرستی دُنیا میں عنقا صفت رہ گئی ہے۔ خدام اسلام کے رستہ میں ایسی ایسی مشکلات پیدا ہوگئی ہیں جو پہلے کسی کے وہم وگمان میں بھی کم گزری ہونگی۔ لیکن تم پر یہ خدائے تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ایک امن پسند و عدل گستر حکومت کے سایۂ حمایت میں تم اپنا کام بڑی آزادی و اطمینان سے کرسکتے ہو۔ جانوں کی قربانی تم سے طلب نہیں کیگئی۔ بلکہ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ تم اپنے مالوں کو اور اپنے نفس کو خدمت دین میں لگا کر اور سچی مسلمانی و دینداری کا عملی نمونہ دکھلا کے دُنیا کو اسلام کیطرف کھینچو۔ پھر اگر تم میں سے کوئی سُست عہد بے پروا ثابت ہوا تو تم ہی بتلاؤ کہ وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں سلسلہ حقہ کا دوستدار کیسے شمار ہوگا؟ بحالیکہ ہر ایک احمدی دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا پیمان وفا باندھکر ہی سلک احمدیت میں پرویا جاتا ہے۔ یہ امر پہلے بھی بارہا آپ کے گوش گزار کیا جاچکا ہے کہ صداقتیں اور مفید و ضروری ہدایتیں جنکی غرض حیات انسانی میں پاک تبدیلی پیدا کرنا ہو کبھی دفتر پارینہ نہیں ہوا کرتیں۔ اور جب تک کہ اُن کے مخاطب اُنپر کاربند ہونیکے غرض سے سبکدوشی حاصل نہ کریں۔ انکے اعادہ و تکرار کے محتاج ہی رہتے ہیں۔ ہمارے امام مکرم نے بھی آپکے اپنے خطبہ عید میں ایک بات کیا ہی پیاری فرمائی کہ خدا کی باتیں کبھی پُرانی نہیں ہوتیں۔ ہمارا ناچیز خیال ہے کہ خدا کی باتیں بندوں تک پہنچانے اور اُن کو فروغ دینے کی غرض سے جو چیخ پکار اسکے پیارے دین کے خدام اپنے طور پر ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں وہ بھی جب تک لوگ اس سے عملاً پورے پورے متاثر نہ ہوں تب تک نئے پیرایہ میں محتاج توجہی رہتی ہیں +

احمدی جماعت کی قومی ضرورتیں بار بار بتفصیل و وضاحت معرض بحث میں آچکی ہیں۔ یہاں انکے دوہرانیکی ضرورت نہیں اب آپ اپنی اپنی جگہ سوچیں کہ آپ انمیں سے کسکس پر کتنی توجہ فرمائی ہے۔ چندوں میں سُستی۔ باجماعت نماز و کیں سُستی۔ مقامی جماعت یا انجمن کے کاروبار میں بیقاعدگی و لاپروائی۔ جلسوں کیطرف سے بے فکری۔ تبلیغ کے کام میں کم توجہی۔ خود اپنی ذات یا باہمدگر تعلقات و معاملات کی اصلاح میں غفلت۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ جب کبھی کسی طرف سے انکے متعلق کچھ سُننے میں آتا ہے۔ تو سخت صدمہ گزرتا ہے پس ہمارے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ گو ہم فرشتے نہیں بن سکتے۔ کچھ نہ کچھ کمزوریاں ہم میں باقی رہنے سے مفر نہیں۔ تاہم خدا کا قانون اور اس کے فیصلے بھی معاذ اللہ کسی حال میں غلط نہیں ہوسکتے۔ تو ہمارے دینی کاموں میں یہ جو ترتی نئی رُکاوٹیں پیش آآکر ہمیں الٰہی تائید و نصرت سے دُور کردیتی ہیں۔ لامحالہ ہماری اپنی ہی کمزوریوں اور تقصیر خدمت کا نتیجہ ہیں۔ ورنہ خدائے تعالےٰ کے وعدے تو جھوٹے نہیں نہ وہ اپنے مخلص بندوں کی سعی و اجر کو ضائع کرتا ہے +

قانون رواج

کا ذکر ان کالموں میں کئی دفعہ آچکا ہے۔ اس بارہ میں ناظرین کو یہ معلوم ہونا ضروری ہوگا کہ شملہ پر جو کانفرنس منعقد ہوئی اسے کوئی خاص رواج ملحوظ نہ تھا بلکہ جملہ رسوم مروجہ مد نظر تھیں جنمیں تقسیم وراثت بھی شامل ہے افسوس اسپر ہے تاحال بجز معدودے چند معاصرین کے مسلمان اخباروں نے عام طور سے توجہ نہیں کی۔ اور مختلف انجمنوں نے بھی اس معاملہ کو چنداں اہمیت دینے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ انجمن حمایت اسلام لاہور نے البتہ کچھ حمیت کا ثبوت دیا کہ ایک جلسہ خاص منعقد کرکے اسمیں دیر تک مسئلہ زیر غور پر جرح قدح ہوتی رہی۔ اور بالآخر ایک سب کمیٹی قائم کیگئی جو پورے غور کے بعد اپنی رپورٹ گورنمنٹ کیخدمت میں بھیجے گی۔ سُنا ہے کہ لاہور و امرتسر کے علماء نے بھی کوئی فتویٰ تیار کیا ہے۔ ہم یہ سُننے کے منتظر ہیں کہ ہماری احمدی انجمنوں نے اب تک اس کے متعلق کیا کچھ کارروائی کی ہے +

مالاباری مراسلہ

نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس خط کے پہلے ایک خط حضور کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ اس سے کننور (مالابار) کا حالات اور واقعات معلوم کر لیا ہوگا سوائے اس کے مالابار سے تمام خبر کو ڈارکٹ خط بھی حضور میں پہنچا ہوگا۔

فی الحال تازہ خط اور خبر (؟) سے معلوم ہوا ہے کہ گورمنٹ نے کننور بستی میں راجا صاحب اور تمام رئیسوں کو بہت بڑی تاکید دی ہے اس لئے قاضی صاحب نے بعد جمعہ مجمع میں پکار پکار کر کہا کہ کوئی آدمی قادیانیوں کو یعنی (احمدیوں کو) کچھ تکلیف نہ دینا۔ پھر یہ بھی سنا ہے کہ بستی میں سب کو سنانے کے لئے بذریعہ ایک ہاتف سے بھی کام لیا اس مبارک گورمنٹ نے ہم احمدیوں کے لئے قبرستان اور مسجد کے واسطے بہت ہی اعلیٰ درجہ کی ایک قطعہ زمین بھی عطا کی بحکم کلکٹر مسٹر انیس صاحب کے (اللھم اجعلہ انیسًا مونسًا) ڈویزنل آفیسر مسٹر حل صاحب نے احمدیوں کو بلایا اور پوچھا کہ یہاں پر تم لوگوں کا لیڈر کون ہے۔ جواب دیا کہ عبدالقادر کویا ہے تب مسٹر کویا صاحب کھڑا ہوا تو۔ صاحب نے فرمایا کہ دیکھو تم لوگوں کو آئندہ کچھ تکلیف نہ ہوگا اس کے لئے ہم نے بندوبست کیا ہے اور قبرستان اور مسجد کے واسطے تم لوگوں کو ایک ٹکڑا بہت عمدہ زمین دیا جاتا ہے فی الحال اس کا طول .... اور عرض .... فیٹ ہوگا مسجد کے لئے یہ جگہ تھوڑا اور ہیں وہ نزدیک ہونا چاہئے تھا وہ آئندہ دیکھا جاویگا اس کے بعد مسٹر عبد القادر کویا کھڑے ہو کر یہ مہربان گورمنٹ کا اور کلکٹر صاحب اور سب کلکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد تسیل پیر میں مسٹر مقیم کنج حاجی صاحب نے فرمایا کہ تم لوگوں میں آدمی آئندہ زیادہ ہونگے جب آدمی کثرت ہوگا تو اس وقت یہ جگہ کی طرح زمین بھی دیا جائیگا شکر کے ساتھ قبول کیا جلسہ برخاست ہوا۔

قد من اللہ علینا انہ من یتق و یصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

اے اولوالعزم! یہ تمام برکات آپ کا دعا اور توجہ کی طفیل ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا اولوالعزمانہ طاقت حضور کی عہد خلافت میں متابعین (متبعین) احمد علیہ السلام کی قالب میں بھی حضور کی خاطر نفخ روح کی ہے۔ والا ہمارے مخالف کے سامنے ہم کیا چیز ہے! غریب ناتوان کم زور، اور کم طاقت گویا مٹی کے پتلا ہیں لیکن مسیح موعود احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دم سے۔ مطابق فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ ہوگیا۔

وکاین من اٰیۃ فی السمٰوٰت والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون۔

پھر عرض یہ ہے کہ ہمارا ملک کننور نورت (نارتھ) شمال مالابار میں ہے۔ نورت مالابار کی وراثت کی مسائل (رکامسئلہ) وہاں کے ہندولا میں داخل ہے اس کا تفصیل یہ ہے کہ ایک آدمی کے تمام کمائی جو ہیں وہ مرجانے کے بعد اس کا بہن کے لڑکا یا اس کا گھرانے میں یعنی متوفی کا ماں کی چھوٹی بہن یا بڑی بہن کے بڑا لڑکا یا بھائی لوگ یا متوفی کے ماموں صاحب وغیرہ ہیں جو عمر میں سب سے بڑا ممبر کون ہے اسکو ملنے کا حق رکھتا ہے۔

متوفی مرنے کے آگے جو کچھ حیثیت اپنے بال بچوں کو بذریعہ رجسٹری دے چکا ہو تو فقط وہی مال انہوں کو مل سکتا ہے والا متوفی کی ملکیت سے ایک پائی تک متوفی کے اولاد کو نہیں ملسکتا ہے۔ متوفی کی اولاد اور اس کا بیٹی اس کا ملکیت سے محروم ہیں خدا تعالیٰ نے کا کلام قرآن شریف کے اس بارے میں جو تعلیم ہے اس سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ "لا تقربوا مال الیتیم" کا حکم کیا ایک دم الٹا دبالکل برخلاف یتیم کا مال کھا کھا کر پیٹ بھرتے ہیں

ہم نے ایک مفصل خط ۲۰ ماہ حال کو ملک میں جماعت کو لکھا ہے کہ جلدی احمدیہ انجمن تیار کرو قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ماتحت میں قائم کرو چندہ لو۔ جو دے سکتا ہے دیہی لیلو۔ طاقت سے بالاتر نہیں مانگنی بلکہ ایک قاعدہ کے ساتھ کرو۔ ایک رجسٹر بک رکھو تمام احمدیوں کے نام بک میں داخل کرو۔ اس کے بعد گورمنٹ کو ایک میموریل بھیجو کہ ہم تمام احمدی اس زمانہ کے رفارمر اور فرقہ وقت (پرافٹ) پیغمبر، مجدد اعظم مسیح موعود مرزا غلام احمد کے پیرو ہے جس نے اسلام کے اصلی تعلیم پر قائم رکھنے تمام بدعات کو نکالنے کے لئے پنجاب گورداسپور قادیان میں آیا تھا اس لئے ہمارا جماعت کو احمدیہ جماعت کہا جاتا ہے ہم کو شریعت محمدی کی پوری پوری متابعت اور سنت محمدی کی پوری پیروی کرنا ہے۔ یہ نام کے مسلمانوں میں بہت ناجائز اعتقاد اور رسم داخل ہوگیا ہے ہمارے امام نے جہاد کے مسئل (مسائل) اور رعیت پرور انصاف پسند گورمنٹ کے سایہ تلے امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور اطاعت کے ساتھ وفادار رعایا بنکر رہنے اور روحانی اور جسمانی ترقی حاصل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اور انسان کو اعلیٰ تعلیم دیتا اور پاک وصاف کرتا ہے یہ عام مسلمانوں میں جو جو بدعات و رسم داخل ہوگیا ہے اس میں سے نورت ملبار کے مسلمانوں میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ وراثت کے مسائل (مسائل) میں خدا کا کلام قرآن کے تعلیم سے اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ اس لئے ہم تمام احمدی اس رسم سے اجتناب کرنے چاہتے ہیں اس لئے ہم تمام احمدیوں کو بھی اور .... آئندہ جو آدمی احمدی جماعت میں داخل ہو کر ہمارے انجمن میں داخل ہوتے ہوئے ہیں بذریعہ ایک عرضی سے گورمنٹ کو اطلاع کرتا ہے ایسے تمام احمدی اور ان کے اولاد کے لئے وراثت کا مسائل شریعت محمدی کے برابر (مطابق) حکم پاس کرنے کے لئے چاہتے ہیں۔

پھر ہم نے لکھا ہے کہ دیکھو جب ہم احمدی یہ کام کرینگے اس کے بعد آپ لوگ دیکھینگے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ کیونکہ تھوڑے زمانہ سے یعنی قریباً تیس چالیس سال سے زیادہ لوگوں کے خیالات اور خواہش اس طرف مائل ہے کہ اپنی کمائی کی اپنی اولاد کو ملنا چاہیئے بلکہ ایسا چاہتے بھی ہیں لیکن راستہ نہیں گورمنٹ بھی ایسا کرنی چاہتے ہیں مدراس ہیکورٹ (وہائیکورٹ)

بج متوفی سوامی آنسیر کے زمانہ میں انہوں نے اس بارے میں بہت کوشش بھی کی بلکہ ہم نے سنا ہے کہ پورانہ خیالات لوگوں نے قبول نہیں کی ؁

اب یہ ہمارے پہلے موقعہ ہے یہ ایک قابل قدر موقعہ ہے ہم سب کو ایک مسجد اور ایک مدرسہ ایک کتب خانہ اور ایک چھاپہ خانہ کی بھی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ سب بتدریج ترقی کر دیگا فقط حضور کی دعا کی ضرورت ہیں ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ حضور کی طرف سے ملبار کلکٹر مسٹر اینس اور تلشیری (تانیچری) ڈویژنل آفیسر مسٹر بل کو اور پولیس ڈسٹرکٹ سپرنڈنڈ کو بھی ایک ایک شکریہ کی خط روانا کرے کیونکہ یہ تمام افسروں نے کمال محبت اور فیاضی کے ساتھ گورمنٹ کی فرضی اور حق ادا کی کر ایسے انصاف پسند آفیسروں سے گورمنٹ کو فخر ہیں یہاں تک لکھنے کے بعد ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس دعا پر خیال آیا جو ہمارے مادر مہربان قیصرہ ہندکشت (کوئین) وکٹوریہ کی جوبلی کے موقعہ پہ کی تھی۔ جو تحفہ قیصریہ میں ہے ؁

اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! ہمارے دل تیرے لیے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں اور ہمارے روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں ؁

"اے اقبال مند قیصرہ ہند ... جوبلی کی تقریب پر ہم اپنے دل اور جاں سے تجھے مبارک باد دیتے ہیں اور خدا سے چاہتے ہیں کہ خدا تجھے ان نیکیوں کی بہت بہت جزا دے جو تجھ سے اور تیری بابرکت سلطنت سے اور تیرے امن پسند حکام سے ہمیں پہنچی ہیں۔ ہم تیرے وجود کو اس ملک کے لیے خدا کا ایک بڑا فضل سمجھتے ہیں اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں جس سے ہم اس شکر کو پورے طور پر ادا کر سکتے۔ ہر ایک دعا جو ایک سچا شکر گذار تیرے لئے کر سکتا ہے ہماری طرف سے تیرے حق میں قبول ہو۔ خدا تیری آنکھوں کو عمر اور صحت اور سلامتی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور تیرے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھے اور تیرے اولاد اور ذریت کو تیری طرح اقبال کے رکھے اور تیری دن دکھاوے اور فتح اور ظفر عطا کرتا رہے ہم اس کریم و رحیم خدا کا بہت بہت شکر کرتے ہیں کہ اس نے مجھ ایک ایسے گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا فرض نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہوئے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی اے قادر و کریم اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس کے سایۂ عاطفت کے نیچے خوش ہیں اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لئے اس کے دل میں آپ الہام کر ہر ایک قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

اقتباس تحفہ قیصریہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

راقم حضور کا ایک ادنیٰ خادم ابو حامد احمدی۔ کنانوری

رپورٹ سالانہ انجمن احمدیہ پاک پٹن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کا احسان اور شکر ہے۔ کہ انجمن مندرجہ عنوان کا تیسرا سال بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور سالہائے ماسبق کی نسبت اس میں انجمن نے بفضل خدا ہر پہلو سے ترقی کی۔ فالحمد للہ انجمن ہذا کی سالانہ رپورٹ بابت اکتوبر ۱۹۱۴ء لغایت ۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء کا خلاصہ ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے ؁

اول۔ سال زیر رپورٹ میں کل آمدنی چندہ بمعہ فاضلہ سال گذشتہ مبلغ ۴۰۵/۱۴/۳ (۱۲/۳ پائی) روپیہ ہوئی ہے۔ جس میں سے مبلغ ۳۸۰/۱۱/- روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ اور ترقی اسلام میں داخل کئے گئے اور مبلغ ۱۵/- روپیہ کمیشن منی آرڈر پر صرف ہوئے۔ اور مقامی ضروریات اور متفرقات پر مبلغ ۱۳/۱۱/۳ روپیہ لگے گویا کل آمدنی چندہ میں سے مبلغ ۱۲/... داخل خزانہ صدر کئے گئے اور نیز بیاں خرچ ہوئے فاصلہ سال حال زیر رپورٹ میں مقامی ضروریات (۱۱/۳ پائی) کے ہیں ؁

دوئم۔ چندہ بحساب ۳ پیسے فی روپیہ ممبران سے وصول کیا جاتا ہے جس میں یک پیسہ انجمن ترقی اسلام کا ہے اور دو پیسے صدر انجمن احمدیہ کے۔ اور کئی اصحاب وصیت کی بابت عشر حصہ آمد ماہواری ادا کرتے ہیں

سوئم سال زیر رپورٹ میں حسب ذیل اشخاص نے وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہے ؁

(۱) خاکسار غلام احمد خان سٹروعیہ مختار عدالت پاک پتن

(۲) زوجہ خاکسار۔

(۳) شیخ نیاز محمد صاحب احمدی کمپونڈر پاک پتن۔

(۴) ماسٹر فتح محمد صاحب مدرس ڈی۔ بی سکول پاک پتن

(۵) میاں محمد یٰسین صاحب راجپوت نندگر۔

(۶) اہلیہ صاحبہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب سٹیشن ماسٹر بجیرپور

(نوٹ) گو بابو محمد اسمٰعیل صاحب مذکور نے سال گذشتہ میں وصیت کی تھی۔ مگر اس سال ان کی وصیت ترمیم ہوئی ؁

چہارم۔ سال زیر رپورٹ میں رجسٹرات دفتر سیکرٹری اور کارکن کمیٹی انجمن احمدیہ پاک پتن حسب ضابطہ تیار اور مکمل ہوئے۔ دیگر عہدیداران کے رجسٹرات پہلے ہی مکمل تھے۔ کارکن کمیٹی مذکور کے اس سال ۱۹ اجلاس ہوئے۔ اس کمیٹی کا یہ پہلا ہی سال ہے ؁

پنجم۔ اس انجمن کا ہر ایک ممبر حسب استعداد تبلیغ میں کوشاں رہتا ہے۔ اور اس سال چھ کس نو مبائعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور علاقہ میں ٹریکٹ بھی تقسیم کئے جاتے ہیں۔ والسلام ؁

خاکسار

غلام احمد خان احمدی مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ پاک پٹن

تشحیذ کے فائل مکمل کرنے کے لئے مجھے جلد ۱ عـ۱ جلد ۳ عـ۹ جلد ۴ عـ۵ جلد ۵ عـ۳ کی از حد ضرورت ہے اگر کوئی مکرم بھائی مجھے دے سکیں تو عین احسان ہوگا۔ محمد ابراہیم محرر اخبار الفضل قادیان

دلیل العرفان
بجواب
تشحیذ الاذہان

جون ۱۹۱۵ء کے تشحیذ میں مستند کتب شیعہ کے رو سے شیعوں کو احمدیت کی دعوت دی گئی تھی یہ رسالہ پانچسو مفت بھی تقسیم ہوا۔ اس کا جواب ایک تو نجوہ سے رسالہ اصلاح میں شائع ہو رہا ہے اور ایک لاہور سے چھپکر آیا ہے اس کا حجم ۱۹۶ صفحہ ہے۔ ہمارا مضمون جس تہذیب متانت سنجیدگی اور نرمی سے لکھا گیا تھا اس کا اقرار ہمارے مخاطب کو بھی ہے چنانچہ وہ صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں:۔ "مین اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مضمون زیر بحث تہذیب سے لکھا گیا ہے" مگر اس کا اجر ہمیں سرکار شریعت مدار سے یہ ملا ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کو **عبد الکریم اعرج** لکھا ہے۔ یعسوب المسلمین امیر المومنین مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا ہے۔ کہ واللہ متم نورہ پر جو ذوقی لطیفہ جناب موصوف نے بیان کیا وہ غلط ہے۔ اس سے بڑھ کر تو نوردین کا ڈہ ہے (جو غالباً موچی دروازہ میں رہتا ہے اور مصنف کا خلیل ہوگا) اور پھر آنجناب کا نام **مسٹر نور الدین بھیروی** کرکے لیا ہے پھر صاحب الزمان۔ خلیفۃ الرحمٰن۔ آیۃ السبحان۔ ظہر الاسلام علی الادیان قامع الکفر والطغیان حضرت مہدیٔ دوران مسیح الزمان (سیدنا مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو یزید بنایا ہے کہ ان کے مقام کو خدا نے دمشق فرمایا اور اخرج منہ الیزیدیون کے مطابق وہ یزید کا پایہ تخت ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ اس وقت جبکہ کسی کو وہم وگمان بھی نہیں ہو سکتا تھا خدا نے چند یزیدی الفطرت لوگوں سے اطلاع دی جو اہل بیت رسالت سے وہی سلوک کرنا چاہینگے جو اس سیاہ دل یزید نے کیا یا کرایا۔ مگر چونکہ یہ دور ثانی تھا اس لئے بجائے اس کے کہ یزیدیت کا غلبہ ہو۔ اخراج کا لفظ فرماکر تسکین بخشی اور ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ پیشگوئی پوری ہوتے دیکھی فقطع دابر القوم الذین ظلموا وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین کاش مصنف دلیل اس سے فائدہ اٹھاتا اور ایمان لاتا الغصہ یہ وہ شکریہ ہے ہماری تہذیب اور نرمی کا۔ جو بابائے مجتھد العصر ابو تراب سید علی الحائری القمی ساکن بلدہ لاہور ادا کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رض ایسے قدسی نفوس کو گالیان دیتے دیتے اگر مذاق شرافت بگڑ نہیں گیا اور دل مر نہیں گئے تو میں اپیل کرتا ہوں اہل انصاف شیعہ حضرات سے کہ کیا یہ تہذیب ہے یہ متانت ہے یہ سنجیدگی ہے یہ صلح جوئی ہے۔ یہ انسانیت ہے یہ شرافت ہے کہ ایک شخص ادب سے اخلاص سے نرمی سے ایک عرضداشت کرے۔ اور اسے یوں نقطے سنائی جائیں۔ اس کے بزرگان ملت کو اس کے سلسلہ کے بانی کو سب دشتم کرکے سینے کو مجروح کیا جائے اگر یہی وہ عدالت ہی وہ حق پژوہی ہے۔ جو شیعہ مذہب کا اصول بتایا جاتا ہے۔ تو میرا دور ہی سے سلام ہے۔ مین اپنے پیارے بھائی منشی خادم حسین صاحب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہرگز اس کتاب کے جواب کی طرف متوجہ نہ ہوں کہ یہ کتاب آپ ہی اپنا جواب ہے۔ ؎

دشنام کرد در مذہبے طاعت باشد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

جس کے اخلاق کا یہ پایہ ہو اور تحریر کا یہ عالم اسے خطاب کا شرف دینا بھی عبث ہے۔ میرے دل میں صاحب العمامۃ والعباء جناب سید علی الحائری صاحب کی بحیثیت عالم وفاضل اور ایک گروہ کا مقتداء ہونے کے بہت عزت تھی۔ مگر انہوں نے اپنی تقریظ میں اس کتاب کی جس میں یہ گندہ الفاظ ہیں بہت تعریف کی ہے۔ اسے باعث حکمت ورضوان اور نور لامع قرار دیا ہے اور خود بھی امام العصر کو کذاب لکھا ہے جس سے میرے اس خیال کو نہایت سخت صدمہ پہنچا ہے۔ کیا کسی کو یزید کہنے سے یا کذاب کہنے سے یا اعرج کہنے سے اس کی دلیل کا جواب ہو جاتا ہے اور مسٹر کہدینے سے کسی کا مسلمہ علم وفضل چھین جاتا ہے۔ اگر تمہارے پاس حق ہے تو تمہیں گالیاں دینے کی کیا ضرورت ہے تم دلیل قاطعہ لاؤ براہین ساطعہ پیش کرو۔ الفاظ زوردار ہوں۔ ان میں جوش ہو۔ فصاحت ہو۔ سب کچھ ہو۔ مگر سب نہ ہو۔ کہ اس میں سوائے اپنی سیاہ باطنی کا ثبوت دینے کے اور کچھ نہیں ہوتا +

(اکمل)

دعوت الی الخیر

فرانس ہیں اخویم مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب اور برادر مکرم منشی عبد الرحیم صاحب پوسٹل کلرک پیرس پوسٹ آفس ہولوں کے خطوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیچنگز آف اسلام کا فرنچ ترجمہ ہوکر لنڈن روانہ کیا جاچکا ہے اور وہاں زیر طبع ہے "پیشگوئیاں جو سب کو معلوم ہونی چاہئیں" وہ بھی فرنچ زبان میں چھپ کر آگئی ہیں۔ اور بہت سی تقسیم بھی ہو گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھتے ہیں "حضور دعا فرمائیں کہ وہ مولیٰ کریم جو ایک رائی کو پہاڑ بنا سکتا ہے ہماری اس چھوٹی سی جماعت کو کامیاب و بامراد لائے اور اس ملک میں اسلام کا بیج بویا جائے (آمین) ہم لوگ تو کوئی علم قابلیت یا جوہر نہیں رکھتے جس سے لوگوں کے دلوں کو ہاتھ میں لے سکیں۔ بلکہ ہم تو یہاں کی زبان سے بھی ناآشنا ہیں۔ ہاں مگر افضال الٰہی کے امیدوار ہیں۔ کہ وہی ہمارا حافظ و ناصر وہی ہمارا رہنما ہو۔ اس کار خیر میں سب سے زیادہ حصہ برادر عبد الرحیم صاحب نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دے اور انکی مساعی جمیلہ کو مشکور فرمائے۔ (آمین) جملہ احمدی احباب شریک جنگ یورپ کے واسطے دعا فرمائیں +

برج کے علاقہ میں برادر شیخ عبد الرحیم صاحب دہلوی متحن چشم و سوداگر عینک حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں بعد سلام مسنون لکھتے ہیں:۔

غلام ۹۔ اکتوبر ۱۵ء کو دہلی سے جانب بندرابن روانہ ہوا۔ جس درجہ میں میں سوار تھا اسی میں ایک صاحب حسن محمد حسین صاحب تجار کرافورڈ مارکٹ بمبئی بھی تشریف رکھتے تھے ان کو تبلیغ کی گئی خوب توجہ سے سنتے رہے اور قریباً تمام باتوں کو تسلیم کرتے رہے متھرا جنکشن آجانے کے باعث غلام اتر پڑا۔ اور وہ آگے چلے گئے۔ چلتے وقت ایک کتاب انکی نذر کردیگئی۔ اسیوقت دوسری گاڑی تیار مل گئی اور بندہ سوار ہوکر بندرابن پہنچا۔ یہ ہندوؤں کا بہت بڑا تیرتھ ہے۔ جناب کرشن علیہ السلام نے اپنی آخری عمر اسی جگہ بسر کی ہے عام طور پر مشہور ہے کہ اس جگہ ساڑھے پانچہزار مندر ہیں۔ مسلمانونکی آبادی بہت کم ہے قریباً دو تسو گھر مسلمانوں کے ہیں جنمیں بھٹیارے۔ بہشتی۔ رنگساز۔ تیلی

Digtized by Khilafat Library

درزی - باجے والے - نقال - قصائی - رنگریز - فقیر و طبلہ وڈھول بنانے والے وغیرہ ایسی قومیں آباد ہیں جن کو خود ہندوؤں نے محض اپنے آرام کے واسطے کسی زمانہ میں دوسرے شہروں سے بلاکر آباد کیا تھا - ورنہ ہندو اس جگہ مسلمانوں کا قدم بھی رکھنا نہیں چاہتے تھے اور سُنا جاتا ہے کہ ابھی بندرابن کے پانڈے ہندوستان میں گشت کرتے ہوئے عام ہندوؤں میں مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ ہمارے شہر میں مسلمان نہیں ہیں - انکے علاوہ کچھ مسلمان محکمہ جنگی میں محرر و چپڑاسی اور کچھ محکمہ پولیس میں ملازم ہیں جو دیگر شہروں کے رہنے والے ہیں اور ان کا اس شہر سے کوئی تعلق نہیں - آجکل ایک صاحب جناب میر افضال حسین صاحب انسپکٹر پولیس (کوتوال شہر) اس جگہ تشریف رکھتے ہیں جو نہایت عادل اور نیک مزاج آدمی ہیں - ایک قاضی صاحب بھی ہیں +

بندرابن میں **صرف ایک مسجد** ہے کسی زمانہ میں ایک شخص نے زمین خرید کر اُسپر چھوٹی سی مسجد کی عمارت قائم کی تھی جسکی بابت مشہور ہے کہ بنایا جاتا گاتا نہیں تھا بلکہ بستی والوں پر اس کا کچھ حق بندھا ہوا تھا جو تہواروں یا تقریبوں کے موقعہ پر اسکو ملجایا کرتا تھا اور یہ اُس سے اپنی گذر اوقات کیا کرتا تھا - وقتاً فوقتاً چندے سے زمین و عمارت میں زیادتی ہوتی رہی بعد میں جناب حاجی واجد علیخانصاحب نے جو ریاست جے پور کے پنشن یافتہ ہیں اور ریاست مذکور ہی میں رہتے ہیں اچھی عمارت سے مسجد کو رونق دیدی - اور اپنی طرف سے پیش امام مقرر کردیا ہے اور روشنی اور پانی وغیرہ کا خرچ بھی مسجد کو ماہوار کی دیتے رہتے ہیں - حاجی صاحب موصوف نے حال میں اس جگہ اسلامیہ مدرسہ بھی قائم کیا تھا جو کسی وجہ سے اُسکو بہت جلد بند کردینا پڑا +

یہاں جس جگہ غلام پہنچتا ہے حتی الوسع لوگوں کو تبلیغ احمدیت کرتا رہتا ہے اس جگہ عام طور پر سب مسلمانوں کو تبلیغ کی گئی - مگر بہت کم لوگوں نے کچھ مانا - اور باقی سب سخت مخالف ہوگئے - پیش امام صاحب پہلے تو بہت غصہ سے پیش آئے - بعد میں قرآن شریف لے آئے - اور کہا جو کچھ تم کہتے ہو دکھاؤ کئی مقامات دکھائے گئے - اسپر آپنے جواب دیا کہ واقعی قرآن شریف میں ٹھیک لکھا ہے - لیکن میں مولویوں کو کس طرح جھوٹا کہدوں وہ بھی تو سچے ہیں - ایک مولوی صاحب جنکی گذر اوقات صرف وعظ پر ہے اور شہر بشہر وعظ کرتے پھرتے ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں - میری موجودگی میں بندرابن تشریف لائے میری انکی باتیں پیش امام صاحب کی موجودگی میں ہوتی رہیں اور مولانا صاحب بہت تیزی اور ہٹ دھرمی سے پیش آتے رہے میں نے ان سے کہا کہ میں بستی کے تمام مسلمانوں کو بلاتا ہوں انکی موجودگی میں متنازعہ فیہ امور کا جو مسیح ناصری کی حیات و ممات اور مسیح موعودؑ کی آمد وغیرہ وغیرہ کے بارے میں ہیں فیصلہ کرلیا جاوے کیونکہ آپ جیسے مولویوں نے اُن کو دھوکے میں ڈالا ہوا ہے میرے اس کہنے پر آپ نرمی سے پیش آئے اور فرمانے لگے کہ مجھ کو آپ معاف فرمائیے مجھ کو ان جھگڑوں سے غرض نہیں اور نہ مجھ کو اس بارے میں معلومات ہیں تاوقتیکہ میں واقفیت حاصل نہ کرلوں - میں کچھ بحث نہیں کرسکتا - دوسرے روز اُنکے چلے جانے کے بعد ایک شخص سے معلوم ہُوا کہ وہ ایک کتاب جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراض کئے ہیں لوگوں کو خفیہ طور پر دکھاتے پھرتے تھے یہاں بھی مولوی صاحب دھوکہ دے گئے - ایک صاحب جناب مولوی شرف الدین صاحب متھرا کے رہنے والے ہیں بندرابن کے مسلمانوں میں یہ خدا کے فضل سے ایک سلیم الطبع اور قابل آدمی ہیں ان کو تبلیغ کی گئی - بہت توجہ سے سُنا اور بہت کچھ مان لیا اور چند کتابیں دیکھنے کے لئے خوشی سے رکھ لیں - مولانا صاحب موصوف نے اکثر عیسائیوں اور آریوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہُوا ہے - بڑے شریف قابل اور نیک آدمی ہیں - خداوند پاک جلد ان کو راہِ راست پر لائے - آمین

مشنریوں کیطرف سے اسجگہ ایک زنانہ ہسپتال کھلا ہُوا ہے جسمیں دو لیڈی ڈاکٹر ہیں اور وہی لڑکیوں کو صنعت و حرفت بھی سکھاتی ہیں کیونکہ اِن کا ایک زنانہ و مردانہ اسکول بھی ہے مس صاحبہ اور ہیڈ ماسٹر اور ایک دوسری دیسی لیڈی صاحبہ کی خدمت میں کچھ تبلیغی ٹریکٹ پیش کردیئے گئے - خداتعالیٰ ان کو فائدہ اُٹھانے کی توفیق بخشے - آمین +

(بقیہ خبریں صـ۲ سے آگے)

کوئی جہاز نہیں ہے - مگر اسکے ۳۷ جہاز کچی دہات (آہن خام) سے لدے ہوئے اسوقت سویڈن کی بندرگاہوں میں موجود ہیں اور جرمن بحری افسر اس تجویز میں ہیں کہ انھیں جنگی جہازوں سے محفوظ کردیں +

پیٹروگراڈ کی سرکاری خبر ہے کہ بحیرہ بالٹک میں جرمنی کے پانچ جہاز باربرداری غرق کئے اور ایک کو کنارہ کیطرف بھگا دیا - لنڈن گزٹ میں جرمنی کے ۲۴ چھوٹے جہازوں کی ایک فہرست چھپی ہے جو اسوقت گرمزبی اور نیوکیسل میں گرفتار یا رُکے ہوئے ہیں +

ایک سویڈش کپتان کا بیان ہے کہ جرمنی کے جن جہازوں کو برٹش آبدوزوں نے غرق کیا وہ چار اور ۵ ہزار ٹن وزن کے اور بڑی شاندار وضع کے تھے - انکے آدمیوں کو جان بچانے کے لئے کافی وقت دیا گیا - مگر بے حساب قیمت کا لوہا جو جرمنی پہنچنا تھا سمندر کی تہ میں جا بیٹھا - کپتان مذکور نے اسپر بھی زور دیا ہے کہ یہ جرمن سٹیمر کھلے سمندر میں ڈبوئے گئے - سویڈن کے پانیوں میں غرق کرنے کی کہانی بالکل من گھڑت ہے +

پیٹروگراڈ کی ایک تار خبر ہے کہ ماسکو اور اسکے علاقہ میں جنگ کی حالت کا اعلان ہوگیا ہے +

دردانیال کے متعلق ایک فرنچ مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ اکتوبر کے پہلے پندرھواڑہ میں ہم نے دشمن کی سرنگیں لگانے کی کارروائی کو روکا - ترکی توپخانہ مصروف کار رہا مگر بے اثر - کیونکہ فرنچ توپیں اعلےٰ درجہ کی تھیں - فرنچ ہوائی بیڑہ روزمرہ ترکی کیمپوں وغیرہ پر بمب گراتا رہا +

روس کی طرف سے کرغیزی قبائل کی ایک بڑی جمعیت بھی میدان جنگ میں آنیوالی ہے ان کو جنگی کام سکھلایا جا رہا ہے انکی آبادی ۱۲ ملین کے قریب ہوگی +

مغربی میدان میں برٹش مورچوں کی حالت پہلے سے ترقی پر ہے - فرنچ محاذ پر ان دنوں میں بڑی خونریز لڑائی ہوتی رہی لارین میں غنیم کے اکثر جوابی حملے پسپا کئے گئے - ہمارے مورچے پھر اپنے قبضہ میں آگئے - جنوب کیطرف روس کو نمایاں کامیابی ہوئی - برٹش افواج نے بڑی خندق پر قبضہ کرلیا +

کمیلا (مشرقی بنگال) ۱۹ - اکتوبر کی تار خبر ہے کہ چار دن سے لگاتار موسلا دھار پانی پڑ رہا ہے - دریائے گومتی بہت چڑھ گیا ہے اتنا پہلے کبھی نہ چڑھا تھا دو و کنارے دریا برد ہو گئے ہیں اور دھان کی ساری فصل تباہ ہے شہر کے بہت سے گھر پانی میں ہیں - بند کے جابجا سے ٹوٹ جانیکا خطرہ ہے - حکام تدابیر انسداد میں سرگرم ہیں +